

تابعہ عصر حضرت اقدس خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

محترمہ انیس اختر

شیخ المشائخ، قطب الاقطاب، خواجہ خواجگان، حضرت مولانا خان محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ زبان پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا۔ ان نادرہ روزگار ہستیوں میں سے تھے جو اپنی ذات میں ایک انجمن، ایک ادارہ اور ایک تحریک ہوتے ہیں۔ اس قسم کے عظیم اور عبقری انسان جہاں بیٹھ جائیں وہیں جنگل میں منگل کا سامان پیدا کر دیتے ہیں اور اپنے سوزدروں سے ایک نئی دنیا بسا لیتے ہیں۔ کسے معلوم تھا کہ تلوک ذات کے ملک خواجہ عمر صاحب کے ہاں موضع ڈنگ میں ۱۹۲۰ء میں پیدا ہونے والا بچہ آگے چل کر شیخ المشائخ، سند العلماء اور مرشد حق کے عنوانات سے یاد کیا جائے گا۔ اور اس عظیم ہستی کی عقیدت و محبت بلا شک و شبہ کروڑوں انسانوں کے دلوں میں رچ جائے گی۔

حضرت مولانا ابوسعدا احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت نے اس سونے کو پارس بنادیا۔ حضرت اعلیٰ کی نگاہ بصیرت و فراست نے یہ بھانپ لیا تھا کہ اس ہونہار نے مستقبل کا امام و قائد بننا ہے اور اسے دنیا سے معرفت و طریقت کا شیخ اعظم بننا ہے۔ حضرت خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کو مالک حقیقی نے اپنی عطا و بخشش سے جو حصہ وافر عطا فرمایا اس میں دینے والے کی جود و بخشش کا کمال تو ہے ہی سہی لینے والے کی طلب کے ساتھ ساتھ حضرت ابوسعدا احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبداللہ لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت کا بھی دخل ہے۔

حضرت اقدس نے ابتدائی تعلیم موضع کھولہ کے مڈل سکول سے حاصل کی۔ اس کے بعد حضرت الشیخ ابوسعدا احمد خان رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش اور ارشاد پر قرآنی تعلیم اور علم صرف و نحو حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔ اس کے بعد دارالعلوم عزیزیہ بھیرہ میں تعلیم جاری رکھی۔ پھر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت (انڈیا) تشریف لے گئے۔ دارالعلوم دیوبند میں شیخ الادب و شیخ الحدیث مولانا اعجاز علی رحمۃ اللہ علیہ سے دورہ حدیث و تفسیر مکمل کیا۔ حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ ان دنوں جیل میں تھے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد حضرت خواجہ ابوسعدا احمد خان کے خلیفہ اپنے شیخ حضرت اقدس مولانا عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سولہ برس گزارے اور سلوک کی منازل مکمل فرمائیں۔ اس دوران خانقاہ سراجیہ مجددیہ کی خدمت کے علاوہ کچھ اوقات خانقاہ ہذا کے مدرسہ سعدیہ کے طلباء کو اسباق بھی پڑھاتے رہے۔ سات جون ۱۹۵۶ء حضرت اقدس عبداللہ لدھیانوی کا انتقال ہوا اور آپ مسند نشین خلافت ہوئے۔ علماء و عوام اور ہر خاص و عام کو باطنی علوم اور تزکیہ قلوب سے آراستہ فرماتے رہے۔ آپ ایک عظیم مرتبہ کے عالم دین اور مسند ولایت کے عظیم

ماہنامہ ”نقیب ختم نبوت“ ملتان

گوشہ خاص: بیاد: حضرت خواجہ خان محمدؒ

تاجدار تھے۔ جنھیں حب حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وافر حصہ عطا ہوا تھا۔ حضرت خواجہ خان محمد صاحب آقائے کون و مکاں کے سچے غلام اور تاج و تخت ختم نبوت کے حقیقی پہریدار تھے۔ آپ کی عظیم خانقاہ قرن اولیٰ کی خانقاہوں کی مظہر تھی۔ آپ کی زندگی بلاشبہ اس شعر کا مصداق تھی۔

اسی کشکش میں گزریں میری زندگی کی راتیں

کبھی سوز و سازِ رومی کبھی پیچ و تاب رازی

زندگی کا ایک ایک سال، سال کا ہر مہینہ اور مہینہ کا ہر دن اور دن کا ہر لمحہ ایسا گزرا کہ مقصد حیات بھی رقصِ ناز کرنے لگا۔ بلاشبہ دنیا میں ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں جو مقصد زندگی کے لیے اپنی صحت و آرام اور اپنا ایک ایک لمحہ نثار کر دیتے ہیں۔

حضرت اقدس بے بہا خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ مردِ مجاہد، حق و صداقت کے پیکر، ختم نبوت کے علمبردار، علم و فکر کے معلم، محبوب خدا کے سچے عاشق، تکلفات سے بے نیاز، قناعت تقویٰ و طہارت میں بے مثال تھے۔ سرتاپا زہد و عبادت، مجسمہ علم و عمل اور قاطع شرک و بدعت تھے۔ پیکر اتباعِ رسول امین تھے اور اخلاص و عمل کا امتزاج حسین تھے۔ نرم گفتار اور شیریں بیاں تھے۔ ہمارے قائد ہمارے پیرومرشد کی شخصیت رہتی دنیا تک مشعلِ راہ بنی رہے گی۔ اور بھٹکے ہوئے راہی اس چراغ سے روشنی حاصل کرتے رہیں گے۔

بڑی مدت کے بعد ساقی بھیجتا ہے ایسا مستانہ

بدل دیتا ہے جو بگڑا ہوا دستور مے خانہ

آپ نے تقریباً نوے سال عمر عزیز گزاری۔ جذبہ عمل بیدار رہا۔ زخم کھاکر ابھرتے رہے۔ زندگی خدمتِ دین سے عبارت رہی۔ غوغا آرائی کی پروا کیے بغیر اپنا سفر جاری رکھا۔ ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی پاسداری میں زندانی بھی قبول کی۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں سیفِ ایکٹ کے تحت گرفتار ہوئے اور نہایت جرات و حوصلہ سے عاشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ جیل کاٹی۔ ۵/۵/۲۰۱۰ء آٹھ بج کر پچیس منٹ پر خانقاہ سراجیہ مجددیہ کا سراج منیر اس دار فانی سے غروب ہوا۔ لاکھوں دلوں کی دھڑکن، کروڑوں مریدین کا پیر کامل، عالم اسلام کی متاعِ عزیز، مخدومِ زمانِ مخدوم العلماء و صلحا حضرت اقدس خواجہ خواجگان خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ داعی اجل کو لبیک کہا۔ عالم اسلام میں کہرام ہے ہر دل رنجیدہ اور آنکھ پر نم ہے۔ اللہ والوں کے جنازے بھی قابلِ دید ہوتے ہیں۔

ملک بھر سے کاریں، کوچر، موٹر سائیکل بسیں گویا ہر قسم کی گاڑیاں خانقاہ شریف کی طرف رواں دواں ہیں۔ جگہ جگہ پر مسجدوں میں درختوں کے نیچے ہونٹلوں کے تھڑوں پر راستوں پر لگے نلکوں کے قریب باجماعت نماز ہو رہی ہے۔ جی ہاں! یہ لوگ ہزاروں نہیں لاکھوں کی تعداد میں ہیں جو حضرت خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ کی نماز جنازہ کی شرکت کے لیے آ رہے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ چالیس مومن جس کی نماز جنازہ ادا کریں وہ جنازہ بخشا جاتا ہے۔ بھلا اس جنازے

ماہنامہ ”نقیب ختم نبوت“ ملتان

گوشہ خاص: بیاد: حضرت خواجہ خان محمدؒ

کا کیا عالم ہوگا جس میں بے شمار افراد شریک ہوں ان میں علما، صلحا، طلباء، حاجی، حافظ، قاری، درویش، صوفی، فقیر ہوں گے عام مومنوں اور مسلمانوں کا تو کہنا کیا۔ مئی کا مہینہ، علاقہ تھل اور دوپہراڑھائی بجے کا وقت اس میں سہانا موسم ٹھنڈی اور پر کشش ہوا خوبصورت پرندوں اور ابا بیلوں کے چکر غرض عجیب نظارہ تھا۔ کہتے ہیں کہ بعض دفعہ نماز اور دعا کی وجہ سے جنازہ بخشا جاتا ہے لیکن بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جنازہ اتنا بلند ہوتا ہے کہ اس کی روحانی عظمت سے شریک جنازہ بخشے جاتے ہیں۔ اولئک ہم المقربون فی جنت النعیم

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشند خدائے بخشندہ

اسی طرح میرے پیارے حضرت جیؒ اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ اللہ رب العزت ان کی اولاد کو اور یتیم ہونے والے لاکھوں مریدین کو صبر و حوصلہ عطا فرمائے۔ آپ کی تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے پایہ نقش پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

تو میرے سامنے نہیں میرے رہبر حیات
لیکن تیری بتائی ہوئی رہگذر تو ہے

آخر میں اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ اس تابع سنت و شریعت شخص جو کہ شہر کو نہیں پورے ملک کو ویران کر گیا، اپنی رضا اور جنت الفردوس کے بلند درجات عطا فرمائے۔ لواحقین و متعلقین کو صبر و حوصلہ سے یہ صدمہ جانکاہ برداشت کرنے کی ہمت اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہر اک نفس کو چکھنا ہے موت کی لذت
بقا اگر ہے تو اک ذات کبریا کے لیے



SALEEM ELECTRONICS
HUSSAIN AGAHI ROAD, MULTAN

سلیم الیکٹرونکس

ڈاولینس ریفریجریٹر اے سی
سپلٹ یونٹ کے باختیار ڈیلر



Dawlance
ڈاولینس لیا تو بات بنی

061- 4512338
061- 4573511

حسین آگاہی روڈ ملتان